مولانا محمد مغیرہ
(خطیب جامع مسجد احرار ربوہ)

سید البشر بعد الانبیاء خلیفۂ بلافصلِ رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سرزمینِ مقدس مکہ مکرمہ پر جب ہمارے آقاء ومولا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ کے حکم پر اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کیا تو سب سے پہلے آپ کے گھر میں موجود آپکی زوجہ محترمہ سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ نے آپکو بحثیت نبی و رسول قبول کیا۔ پھر آپکے گھر میں موجود آپکے چچازاد بھائی سیدنا علی المرتضیٰؓ نے جو کم سنی میں اپنے والد ابو طالب کی غربت کے سبب آپ ﷺ کے پاس زیر کفالت و پرورش تھے۔ آپ ﷺ اپنے گھر کے موجود حضرات کو حلقۂ اسلام میں داخل کر چکے تو اپنے دوستوں کو اس رحمت کبریٰ کی دعوت دینے کا پروگرام بنایا۔ سب سے پہلے یہ دعوت اپنے سب سے پیارے دوست سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو پیش کی جو آپکے ساتھ ہمہ رنگ رنگے ہوئے تھے۔ وہ تمام صفات عالیہ جو آپ ﷺ میں موجود تھیں، سیدنا ابوبکر صدیق میں بھی موجود تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ آپ کے مابین ساری زندگی اس قدر محبت قائم رہی جو کسی اور شخص کو میسر نہ آسکی۔ سیدنا ابوبکرؓ نے اس دعوت کو بلا کسی تأمل و تفکر کے قبول کیا۔ حدیث شریف میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"میں نے جس کسی پر بھی اسلام کو پیش کیا وہ قبول کرنے میں کچھ نہ کچھ ضرور جھجکا، مگر ابوبکرؓ نے اسلام قبول کرنے میں ذرہ برابر بھی توقف نہیں کیا۔"

سیدنا ابوبکر صدیقؓ نبی کریم ﷺ کے تقریباً ہم عمر تھے۔ ذی ثروت، ذی شوکت اور صاحب اثر لوگوں میں سے تھے۔ آپؓ اسلام قبول کرنے کے فوراً بعد دین اسلام کی تبلیغ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہو گئے اور آپ ﷺ کے اس تبلیغی کام میں دست و بازو بنے۔ حتیٰ کہ مال و متاع اور زندگی کا کل سرمایہ دین اسلام کے لئے وقف کر دیا اور لمحہ لمحہ آپ کے معاون و رفیق رہے۔ آپؓ کے دوستوں میں سے جو بھی آپکے پاس آتا یا جس دوست کے پاس خود تشریف لے جاتے اسکو دعوت اسلام پیش کرتے۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے حلقۂ احباب میں سے جو لوگ آپکی ترغیب سے حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے ان میں سیدنا عثمان غنیؓ، سیدنا عبدالرحمٰنؓ، سیدنا طلحہؓ اور سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ سرفہرست ہیں (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

سیدنا ابوبکر صدیقؓ جب حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے تو آپ کی ملکیت میں چالیس ہزار درہم موجود تھے۔ کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کئے، کچھ سیدنا بلالؓ سمیت متعدد غلاموں کو خرید خرید کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں آزاد کرنے پر خرچ کئے۔ صرف پانچ ہزار درہم باقی بچے جو معیت رسول ﷺ میں هجرت کے سفر پر ساتھ لئے اور وہ

مدینہ منورہ پہنچ کر مسجد نبوی کی زمین خریدنے میں کام آئے۔ وہ پونجی جو قبولیت اسلام کے وقت ان کے پاس موجود تھی، ساری کی ساری دین اور دین والوں پر اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے خرچ کر دی۔ اس کے بعد بھی جو کچھ میسّر آتا اپنے آقا سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر ہمیشہ نچھاور کرتے رہتے، حتّٰی کہ غزوہ تبوک کا موقع آیا تو مدینہ منورہ میں قحط سالی کا دور دورہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اعلان فرمایا کہ جہاد کی تیاری کرو اور ساتھ ہی جہاد کے لئے چندہ کا اعلان فرمایا۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے بارگاہِ نبوی میں چار ہزار درہم پیش کئے جس پر نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ

"ابو بکرؓ! گھر میں اھل وعیال کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟"

عرض کیا، صرف اللہ اور اسکے رسول ﷺ (کے نام) کو۔

یہی وجوہ تھیں کہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا (جو بخاری شریف میں موجود ہے)"

"جس قدر ابو بکر نے اپنی جان ومال سے مجھ پر احسان کیا، اتنا کسی نے نہیں کیا"

اور ترمذی شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"جس شخص نے بھی میرے ساتھ احسان کیا، میں نے اسکی مکافات کر دی سوائے ابو بکرؓ کے، کہ اس کے احسانات کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہی دے گا"

سیدنا ابو بکرؓ نے کبھی بھی اپنی زندگی میں کوئی ایسی رائے قائم نہیں کی جو نبی کریم ﷺ کے لئے کسی وقت تکلیف کا سبب بنی ہو۔ ہمیشہ وہی کیا جو آپ ﷺ نے فرمایا۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی زندگی کا لمحہ لمحہ نبی کریم ﷺ کے عطاء کئے ہوئے رنگ میں رنگا ہوا نظر آتا ہے۔ نبی کریم ﷺ زندگیؐ کے آخری ایام میں علیل ہو گئے۔ اس کے بارے میں آپ خود فرماتے تھے کہ "یہ اسی زہر کا اثر ہے جو خیبر میں یہودی نے کھلایا"، علالت شدّت اختیار کر گئی۔ آپ ﷺ نے زندگی کی آخری نماز جو صحابہؓ کو پڑھائی وہ مغرب کی نماز تھی۔ عشاء کی نماز کے لئے کئی دفعہ تیار ہوئے مگر شدّتِ مرض کی وجہ سے مسجد میں نہ جاسکے اور جب بھی کچھ افاقہ ہوتا پوچھتے،

"کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔"

صحابہؓ عرض گذار ہوتے، لوگ آپکے انتظار میں ہیں۔ بالآخر آپنے ارشاد فرمایا!

"جاؤ ابو بکرؓ کو میری طرف سے حکم کرو، وہ لوگوں کو نماز پڑھائے"

سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے نبی کریم ﷺ کی زندگی میں سترہ یا بیس نمازوں کی مسجد نبوی میں آپ ﷺ کے حکم پر امامت کرائی اور تمام اصحابِ رسولؓ بشمول سیدنا علی المرتضیٰؓ نے آپکی امامت میں نمازیں اداء کیں۔ نبی کریم ﷺ اپنے وصال سے ایک دن قبل جب نماز فجر اداء کی جارہی تھی تو اپنے اصحابؓ کو سیدنا ابو بکرؓ کی امامت میں نماز پڑھتا دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد تمام اصحابِ رسول علیہم الرضوان نے بالاتفاق سیدنا ابو بکر صدیقؓ کو خلیفہ رسول ﷺ تسلیم کر لیا۔ کیوں کہ جب نبی کریم ﷺ نے

ابو بکرؓ کو امامت کبریٰ کے لئے نامزد کر دیا تو امامت صغریٰ (خلافت) کے لئے بھی وہی لائق ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی طرح سیدنا ابو بکر صدیقؓ پر بھی زندگی کے آخری ایام میں زھر کے اثرات ظاہر ہونے لگے جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ خیبر میں زھر خورانی کا شکار ہوئے تھے۔ اسی کے سبب شدید بخار ہوا۔ تقریباً دو ہفتوں تک بیمار رہے۔ آپکی قابل فخر بیٹی، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ وفات سے تھوڑی دیر پہلے میں حاضر خدمت ہوئی۔ میرے ابا نے مجھے فرمایا کہ

"تم نے نبی کریم ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفنایا تھا؟ میں نے کہا تین سحولی کپڑوں میں"

پھر فرمایا نبی کریم ﷺ نے کس دن وفات پائی؟

میں نے عرض کیا پیر کے دن۔

پھر فرمایا آج کیا دن ہے؟

میں نے عرض کیا پیر کا دن ہے۔

اس پر فرمایا مجھے امید ہے کہ رات تک مجھے موت آجائے گی اور زندگی کے آخری لمحات میں فرمایا میری وفات کے بعد جو اس وقت میرے اوپر دو چادریں ہیں انہیں دھو کر مجھے ان میں کفن دے دینا۔ جس پر سیدہ عائشہؓ نے عرض کی ابا کیوں؟ ہمیں اللہ نے توفیق بخشی ہے۔ ہم نئے کپڑوں میں کفن دیں گے۔ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے اس بات کو سن کر فرمایا...... بالکل نہیں، زندہ انسان مردہ انسان کی نسبت نئے کپڑوں کا زیادہ مستحق ہے۔

سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا انتقال ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ھ مطابق ۶۳۴ء بروز پیر غروب آفتاب کے بعد ہوا۔ وصال کے وقت آپکی عمر مبارک تریسٹھ برس تھی۔ آپکے وصال پر آپکو غسل دیکر آپکی وصیت کے مطابق وہی پرانی چادریں دھو کر ان میں آپکو کفنایا گیا۔ آپؓ کا جسدِ مبارک اسی چارپائی پر رکھ کر مسجد نبوی لے جایا گیا جس چارپائی پر نبی کریم ﷺ کا جسدِ اطہر اٹھا کر قبرِ اطہر میں اتارا گیا تھا۔ آپکا جنازہ منبر رسول ﷺ اور مزار رسول ﷺ کے درمیان رکھا گیا۔ سیدنا عمر بن خطابؓ نے جنازہ پڑھایا۔ جنازہ سے فراغت کے بعد آپکو آپکے آقا، اللہ کے آخری رسول و نبی سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

آپکی بیٹی، ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کی روایت کے مطابق آپ نے اپنے رسول ﷺ کی طرح دنیاوی مال و متاع کچھ بھی نہ چھوڑا۔

تمام امت مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد سیدنا ابو بکر صدیقؓ سب سے زیادہ صاحب فضیلت ہیں۔ چنانچہ حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف میں ایک روایت ہے کہ اصحاب رسول فرماتے ہیں۔ نبی ﷺ کی زندگی میں ہی ہم کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد تمام امت محمدیہ میں سیدنا ابو بکرؓ سب سے زیادہ افضل ہیں۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ سے کنز العمال میں ایک روایت ہے کہ امت محمدیہ میں

(بقیہ ص ۵ پر)